روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 5 دسمبر 2001ء، 19 رمضان 1422 ہجری - 5 فتح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 278

عظیم مہینہ

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے شعبان کے آخری دن خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو تم پر ایک بہت عظیم مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔ یہ مبارک مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں وہ رات آتی ہے جو ہزار راتوں سے بہتر ہے

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔ پس انزل فیہ القرآن میں یہی اشارہ ہے اس میں شک وشبہ کوئی نہیں ہے روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں میں نے (-) نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے۔ لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 561)

رمضان سے برکات حاصل کرنے کی کوشش کریں

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

رمضان کی اصل غرض اور فائدہ یہی ہے کہ خدا مل جائے۔ خدا تعالیٰ کو ہمارے بھوکے پیاسے رکھنے سے کیا فائدہ ہے۔ اسی طرح اگر مرد و عورت کے تعلقات نہ ہوں۔ تو اسے کیا نقصان خدا تعالیٰ نے خود انسان میں بھوک رکھی اور اس کے لئے کھانا پیدا کیا ہے۔ اسی طرح خود پیاس رکھی اور پانی پیدا کیا۔ خود مرد کو عورت کے لئے اور عورت کو مرد کے لئے پیدا کیا۔ تاکہ ایک دوسرے سے آرام اور سکون حاصل کریں۔ پس جب کہ اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کا جوڑا اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ ایک دوسرے سے تسکین حاصل کریں۔ اور کھانا اور پانی اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ انسان کھائیں اور پیئیں۔ تو پھر اس کی کیا ضرورت ہے کہ ان سے روکے۔ دراصل یہ انسان کو سبق دیا گیا ہے کہ اس کی فردی اور قومی زندگی صرف خدا کے لئے ہی ہونی چاہئے۔ اگر کوئی رمضان سے یہ سبق حاصل نہیں کرتا۔ تو پھر اس کا بھوکا اور پیاسا رہنا محض بھوکا اور پیاسا رہنا ہی ہے۔ اس کی بھوک اور پیاس خدا کے لئے نہیں ہے۔ اس نے سوائے اس کے کہ قانون قدرت توڑا اور کچھ نہیں کیا۔ اگر ایک شخص کھانا نہ کھائے اور بھوکا رہ کر مر جانا چاہے تو وہ شریعت کا گنہگار ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی شادی نہ کرے اور کہے خدا تعالیٰ کو اس سے کیا یہ میرا ذاتی کام ہے تو وہ بھی گنہگار ہوگا۔ قرآن کریم میں اسے ناپسند کیا گیا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی نہ کرنے والے کے متعلق فرمایا ہے کہ آوارہ گردی میں مر گیا۔ پس کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ شادی کرنا میرا ذاتی معاملہ ہے۔ خدا کو کیا ہے۔ میں شادی کروں یا نہ کروں۔ یا اسی طرح زندگی میری ذاتی ہے۔ اگر میں کھانا نہ کھا کر مر جاؤں تو خدا کو اس سے کیا کیونکہ قانون قدرت خدا تعالیٰ نے بنایا ہے۔ اور اس کی پابندی فرض ہے پس اگر کوئی شخص روزہ کی غرض اور مقصد پورا نہیں کرتا۔ تو بھوکا پیاسا رہ کر قانون قدرت کو توڑنے کا گناہ گار ہوتا ہے۔ روزہ کی غرض یہی ہے کہ انسان اپنی ذاتی اور قومی زندگی خدا تعالیٰ کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔ اگر روزہ رکھ کر کوئی شخص یہ آمادگی اور تیاری اپنے اندر پاتا ہے۔ تو بے شک وہ روزہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ لیکن جب ذاتی قربانی کا مطالبہ ہو تو وہ اپنے

باقی صفحہ 7 پر

حضور کا درس قرآن

رمضان المبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا درس القرآن ہر ہفتہ اور اتوار کے دن شام ساڑھے چار بجے تا ساڑھے پانچ بجے لندن سے Live نشر ہوتا ہے۔ احباب اس بابرکت درس سے بھرپور استفادہ کریں۔

ہر سوموار تا جمعرات 4 بجے تا ساڑھے پانچ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے گزشتہ سالوں کے درس قرآن نشر ہوتے ہیں۔

(نظارت اشاعت۔ سمعی بصری)

وعدہ جات تحریک جدید جلد بھجوانے کی تاکید

تحریک جدید کے ایک نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

''میں یہ بھی اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ مخلصین جو دوسروں سے آگے رہنے کے خواہشمند ہوا کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ دسمبر کے مہینے کے اندر اندر اپنے وعدے لکھوا دیں۔ اسی طرح وہ جماعتیں جو اچھا نمونہ دکھانا چاہتی ہیں انہیں بھی چاہئے کہ وہ اپنی فہرستیں مکمل کر کے 31 دسمبر تک تیار ہو سکے تو جلسہ سالانہ سے پہلے ہی مرکزی دفتر تحریک جدید میں بھجوا دیں۔'' (الفضل یکم دسمبر 1943ء)

(مرسلہ وکیل المال اول تحریک جدید)

ضرورت انسپکٹران

ادارہ الفضل کو ایف اے پاس دو انسپکٹران کی ضرورت ہے۔ جو ربوہ سے باہر جماعتوں کا دورہ کر کے توسیع اشاعت الفضل، مشتہرین سے اشتہارات اور چندہ الفضل کی وصولی کا کام کر سکیں۔ دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے مخلص نوجوان درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواست صدر/امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 15 دسمبر 2001ء تک بنام مینجر الفضل بھجوائیں۔

نام۔ ولدیت۔ عمر۔ تعلیم۔ سکونت

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ارشادات حضرت مصلح موعود

تحریک جدید رمضان کے مقاصد پورے کرنے کے لئے ممد و معاون ہے

سادہ زندگی، مشقت کی عادت، استقلال اور دعا رمضان اور تحریک جدید کے مشترک اسباق ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک جدید کے پانچویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے 4 نومبر 1938ء (10 رمضان المبارک) کو جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں سے چند اقتباسات احباب جماعت کی خدمت میں پیش ہیں۔

رمضان کی غرض

''رمضان کو تحریک جدید سے ایک گہری مناسبت ہے۔ میں نے صرف ایک کھانا کھانے کا اصل تحریک جدید میں شامل کیا ہے۔ اب دیکھو دو کھانے حرام تو نہیں ہیں لیکن میں نے تم کو کہا کہ جو چیز حلال ہے اس کو بھی تم چھوڑ دو تا کہ امیر اور غریب کا فرق دور ہو اور تا خدا ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے روپیہ کو بچاتے ہوئے اسے خدمت دین کے لئے خرچ کر سکیں اور تا ہمیں توفیق ملے کہ ہم اپنے نفس کو عیاشی اور آرام طلبی سے بچا سکیں۔ یہی رمضان کی غرض ہے۔ رمضان بھی یہی کہتا ہے کہ آؤ تم اب خدا تعالیٰ کے لئے حلال چیزوں کو چھوڑ دو۔ بے شک دوسرا کھانا حرام نہیں ہے مگر ہم نے اسے اس لئے چھوڑ دیا ہے کہ تا اس کے ذریعہ ہم بہت بڑا دینی اور دنیوی فائدہ حاصل کریں۔ سادہ غذا کے استعمال کرنے میں نہ صرف دنیوی لحاظ سے فائدہ ہے بلکہ ہماری روح کا بھی اس میں فائدہ ہے اور وہ خلیج جو غرباء اور امراء میں حائل ہے وہ اس کے ذریعہ سے بالکل پاٹی جاتی ہے''۔

استقلال کی عادت

''دوسرا فائدہ رمضان سے یہ ہے کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو استقلال کی عادت ڈالی جاتی ہے کیونکہ یہ نیکی متواتر ایک مہینہ تک چلتی ہے۔ غذا انسان کے ساتھ اس طرح لگی ہوئی ہے کہ اگر ہر انسان کھانے پینے کا اندازہ لگائے تو وہ دیکھ سکتا ہے کہ وہ دن بھر میں دس بارہ دفعہ ضرور کھاتا پیتا ہے دو دفعہ کھانا تو ہمارے ملک میں عام ہے لیکن اس کے علاوہ غرباء اور امراء دونوں اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ اگر انہیں میسر آ سکے تو تیسرے وقت کا کھانا بھی کھائیں یعنی صبح کا ناشتہ کر لیں (۔)

تحریک جدید بھی استقلال سکھانے کے لئے ہے اور رمضان بھی لوگوں کے اندر استقلال کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ پس تم رمضان سے سبق حاصل کرتے ہوئے استقلال والی نیکی اختیار کرو اور اپنی وہ حالت نہ بناؤ کہ کبھی کھڑے ہو گئے اور کبھی گر گئے۔ کم سے کم چند نیکیاں تو اپنے اندر ایسی پیدا کرو جن میں تم مستقل ہو اور جن کو تم کسی صورت چھوڑنے کیلئے تیار نہ ہو۔ (۔)

کم سے کم کچھ نیکیاں ایسی ضرور ہونی چاہئیں جن کے متعلق انسان یہ کہہ سکے کہ میں نے جب سے انہیں کرنا شروع کیا ہے کبھی انہیں نہیں چھوڑا۔ ایک مومن کو کم سے کم یہ ضرور کہنا چاہئے کہ میں نے جب سے نماز پڑھنی شروع کی ہے کبھی کوئی نماز نہیں چھوڑی۔ میں نے جب سے روزے رکھنے شروع کئے ہیں کبھی کوئی ایسا روزہ نہیں چھوڑا جو شرعی طور پر میرے لئے رکھنا ضروری تھا۔ اور کبھی مالی قربانی سے احتراز نہیں کیا۔ جس کا پیش کرنا ہمارے لئے ضروری تھا۔ اسی طرح عورتیں بھی اپنے اندر استقلال والی نیکی پیدا کر کے کہہ سکتی ہیں کہ ہم نے ان دنوں کو مستثنیٰ کرتے ہوئے جن میں شریعت نے رخصت دی ہوئی ہے کبھی کوئی نماز نہیں چھوڑی یا کبھی کوئی مالی قربانی کا موقعہ ایسا نہیں نکلا جس میں ہم نے حصہ نہ لیا ہو۔

اگر کم سے کم یہ تین نیکیاں ہی انسان میں پیدا ہو جائیں یعنی عبادت کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے قرب میں بڑھنا مالی خدمات کے ذریعہ مخلوق کو نفع پہنچانا اور روزہ کے ذریعہ اپنے جذبات اور احساسات کی قربانی کرنا تو وہ کہہ سکتا ہے کہ ''تین عظیم الشان نیکیاں'' مستقل طور پر میرے اندر پائی جاتی ہیں جن کے ہوتے ہوئے کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ میرے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت نہیں۔ میں نے اپنی مرضی اور اختیار سے کبھی کوئی نماز نہیں چھوڑی۔ میں نے اپنی مرضی اور اختیار سے کبھی کوئی روزہ نہیں چھوڑا۔ اور کبھی کوئی چندہ کا موقع ایسا نہیں نکلا جس میں میں نے حصہ نہیں لیا۔

مستقل نیکیاں

بے شک وہ شخص بہت زیادہ خوش قسمت ہے جس کے جنت میں کئی محل ہوں مگر جس کا ایک محل ہو وہ بھی تو خوش قسمت ہے دنیا میں ہزارہا نیکیاں ہیں جن کا استقلال سے بجا لانا جنت میں مختلف محلات تیار کرا دیتا ہے۔ مگر ادنیٰ نیکی یہ ہے کہ روزہ کے ذریعہ اپنے جذبات کا ہدیہ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے نماز کے ذریعہ اس کے قرب کو تلاش کیا جائے اور مالی قربانیوں کے ذریعہ بنی نوع انسان کے حقوق ادا کئے جائیں (۔)

دنیوی عدالتوں میں بعض جگہ دو اور بعض جگہ چار گواہ کافی سمجھے جاتے ہیں۔ الٰہی عدالت میں بھی ان تین گواہوں کی گواہی رد نہیں کی جا سکتی بلکہ ان کے ساتھ اگر کوئی چوتھی نیکی بھی ملا لی جائے تو یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا وہ بہترین ثبوت پیش کرے گا جو کسی قضا میں خطا نہیں جاتا اور کہیں ناکام نہیں ہوتا۔

قربانی کا سبق

تیسرا سبق ہمیں رمضان سے یہ حاصل ہوتا ہے کہ کوئی بڑی کامیابی بغیر مشقت برداشت کئے حاصل نہیں ہو سکتی۔ جس کا اظہار لعلکم تتقون میں کیا گیا ہے۔ گویا رمضان جہاں ہمیں یہ بتاتا ہے کہ کوئی قربانی استقلال کے بغیر قربانی نہیں ہوتی تو وہاں ہمیں وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ بغیر مشقت برداشت کئے کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اور وہ شخص جو چاہتا ہے کہ بغیر مشقت برداشت کئے دین و دنیا میں کامیابی حاصل کر لے وہ پاگل اور احمق ہے اور اسے کسی جگہ بھی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی (۔)

تو رمضان میں قربانی اور استقلال کے ساتھ قربانی کا سبق مومنوں کو سکھایا جاتا ہے اور انہیں مشقت برداشت کرنے کا عادی بنایا جاتا ہے۔ اگر اس سے فائدہ اٹھایا جائے اور تحریک جدید کے مطالبات کو عملی جامہ پہنایا جائے تو یقیناً وہ اہم ثمرات پیدا ہونگے جو الٰہی قوموں کی جدوجہد کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔ ہمارے ثمرات یقیناً دیر کے بعد آنے والے ہیں۔ (۔)

ہم نے دلوں کو فتح کرنا ہے اور دلوں کو فتح کرنا ملکوں کے فتح کرنے سے زیادہ مشکل ہوا کرتا ہے۔ پس ہماری فتح گو یقینی ہے مگر وہ کچھ دیر کے بعد دیر آید درست آید کے مقولہ کے مطابق آنے والی ہے...... ہماری فتح جسموں پر نہیں بلکہ دلوں پر ہو گی.......... ہماری کوششوں کے نتائج بہت اہم ہیں اور ہماری ذمہ داریاں بہت وسیع ہیں۔

دعا کا سبق

چوتھا سبق رمضان سے ہمیں یہ حاصل ہوتا ہے کہ:۔

کوئی بڑی کامیابی بغیر دعا کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ بالخصوص دین میں تو کوئی کامیابی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک دعا نہ کی جائے دنیا بغیر دعا کے حاصل ہو جائے تو ہو جائے دین حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیوی کامیابیوں کے لئے بھی عملی دعا ضروری ہوتی ہے۔ جسے دوسرے لفظوں میں قوت ارادی کہتے ہیں۔ قوت ارادی اور عزم دراصل دعا ہی کا ایک نام ہے دعا کیا ہے؟ اپنے عزم اور ارادہ کا لفظوں میں اظہار۔ بہرحال کوئی دینی جماعت دعا کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں روزوں کے احکام کے ذکر میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

اجیب دعوۃ الداع اذا دعان

جب مومن روزے رکھیں قربانیاں کریں اور استقلال سے قربانیاں کرتے چلے جائیں اور اس کے بعد دعاؤں سے کام لیں تو وہ دعا خالی نہیں جاتی بلکہ ضرور ان کو ان کے مقاصد میں کامیاب کرتی ہے۔ مگر فرمایا جب استقلال اور قربانیوں کے بعد دعا کریں گے تب ان کی دعا سنی جائے گی۔ یونہی نہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے استقلال قربانیوں اور دعا کو لازم و ملزوم قرار دیا ہے بغیر دعا کے استقلال کے ساتھ قربانی کرنا دینی عالم میں ہیچ ہے اور بغیر استقلال والی قربانیوں کے دعا انسان کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔ وہ فرماتا ہے اجیب دعوۃ الداع جو اس رنگ میں دعا کرنے والے ہوں میں ان کی دعاؤں کو سنا کرتا ہوں یعنی جو استقلال کے ساتھ قربانیاں کریں۔ اور پھر کرتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی کامیابی کے لئے دعائیں بھی کریں تو ان کی دعا ضرور قبول ہو کر رہتی ہے۔ بعض لوگ غلطی سے اس آیت سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے اور وہ حیران ہوتے ہیں کہ جب خدا کا یہ وعدہ ہے تو پھر ان کی بعض دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں۔ مگر یہ استدلال درست نہیں اس جگہ تمام دعاؤں کی قبولیت کا خدا تعالیٰ نے کوئی وعدہ نہیں کیا۔ بلکہ فرمایا ہے اجیب دعوۃ الداع میں

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

روزہ - ایک اہم عبادت

روزہ سے روحانی اور جسمانی تزکیہ نفس ہوتا ہے

محمد اشرف کاہلوں صاحب

دین حق کے ارکان خمسہ میں سے ایک رکن روزہ ہے۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جو مجاہدہ کا رنگ رکھتی ہے۔ کیونکہ اس سے تہذیب نفس ہوتی ہے۔ قوت برداشت کو نمو ملتی ہے۔ اور روحانی قویٰ ترقی پکڑتے ہیں روزہ کو عربی میں صوم کہتے ہیں۔ صوم کے لغوی معنیٰ رکنے اور باز رہنے کے ہیں۔ لیکن شرعی اصطلاح میں اس کا ایک خاص مفہوم ہے۔ یعنی طلوع فجر (صبح صادق) سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے مقرر کردہ حدود و شرائط کے تحت کھانے پینے اور دیگر ممنوعہ امور سے پرہیز کرنا اور رکے رہنے کا نام روزہ ہے۔ خدائے بزرگ و برتر کی رضا اور خوشنودی کی خاطر برائیوں سے بچنا روزہ کی غرض و غایت کو پورا کرتا ہے۔ ورنہ حقیقت روزہ قائم و برقرار نہیں رہتی۔ ارشاد نبویؐ ہے۔

"جو آدمی روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے" (صحیح بخاری۔ کتاب الصوم)

ایک اور حدیث مبارکہ ہے "روزہ صرف کھانے پینے سے باز رہنے کا نام نہیں۔ بلکہ ہر قسم کی بیہودہ باتیں کرنے اور فحش بکنے سے باز رہنا ہے۔ پس اے روزہ دار اگر کوئی شخص تجھے گالی دے یا غصہ دلائے تو تو اسے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ جو شخص روزہ دار ہونے کے باوجود گالی گلوچ کرتا ہے۔ تو اس کا روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنا ہے۔ جو بے فائدہ فعل ہے"۔ (دارمی بحوالہ مشکوۃ ص 177/1)

دیگر مذاہب میں روزہ

روزہ کی عبادت دین حق میں نئی شامل نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ دین حق سے قبل بھی دیگر مذاہب میں روزہ کا تصور موجود تھا۔ قدیم سے قدیم مذاہب میں اس عبادت کا وجود ملتا ہے۔ گو ان کی شکل میں اختلاف ہے۔ مختلف مذاہب میں اس کی مختلف صورتیں ملتی ہیں۔ مثلاً عیسائیوں کے روزوں میں کسی روزہ میں گوشت کا استعمال نہیں کرنا۔ کسی میں خمیری روٹی سے پرہیز ہے۔ اسی طرح ہندو اپنے روزہ میں کئی چیزیں کھا لیتے ہیں اور بعض سے رکے رہتے ہیں۔ بعض مذاہب میں ٹھوس غذا کھانے کی ممانعت ہے۔ اسی طرح روزہ کی مدت میں بھی اختلاف ہے۔ لیکن یہ بات قطعی ہے کہ روزہ کا تصور دیگر ادیان عالم میں موجود ہے۔

دین اسلام نے روزہ کی اصل شکل کو قائم کیا ہے اور افراط و تفریط سے بچایا ہے۔ تاکہ روزہ کی اصل غرض پوری ہو۔ وہ غرض کیا ہے؟

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ روزہ ایک مجاہدہ ہے۔ اصلاح نفس کا ذریعہ ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر ترک لذات کرتا ہے۔ ہمہ قسم حرام اور نجس چیزوں سے اجتناب برتتا ہے۔ اور اپنے نفس کو نیکیوں پر قائم رہنے کیلئے تیار کرتا ہے۔ بلکہ حسنات میں مسابقت کی روح کے جذبہ کو تیز تر کرتا ہے فرقان مجید میں روزہ کو حصول تقویٰ کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔

برائی کے جو سوتے اور منبع ہیں۔ ان کو روزہ بند کرتا ہے۔ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ جس قدر برائیاں ہیں۔ ان کے ماخذ چار ہی چیزیں ہیں باقی تو ان کی ضروریات اور شاخیں ہیں۔ برائیوں کے وہ چار سرچشمے کون سے ہیں؟ وہ درج ذیل ہیں۔

اول: کھانا
دوسرا: پینا
سوم: شہوت
چہارم: حرکت سے بچنے کی خواہش

سب خرابیوں اور عیوب کی جڑ یہ چار چیزیں ہیں۔ روزہ ان منبعوں کو بدی اور فساد سے روکتا ہے۔ مثلاً خیانت کا محرک محنت سے جی چرانا ہے۔ رات کو عبادت کا التزام کرنا، سحری کے لئے اٹھنا وغیرہ کاہلی اور سستی کو دور کرتا ہے۔ غرض روزہ اپنے اندر روحانی و جسمانی فوائد رکھتا ہے۔ جو روحانی سفر میں ممد و معاون ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو" (کشتی نوح ص 22) "رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔ دعاؤں کا مہینہ ہے"۔ "...... یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں" (ملفوظات جلد 1 ص 439-440)

صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے......"

(ایضا جلد 2 ص 62-561)

"...... روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے۔ جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اس قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ (ایضاً ج 5 ص 102)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں "جو انسان روزہ میں اپنی چیزیں خدا کے لئے چھوڑتا ہے۔ جن کا استعمال کرنا کوئی قانونی اور اخلاقی جرم نہیں۔ تو اس سے اسے عادت ہوتی ہے۔ کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے اور ان کی طرف نہ دیکھے......" (فقہ احمدیہ اول ص 270)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ "روزوں کی غرض کسی کو بھوکا پیاسا مارنا نہیں ہے...... رمضان کی اصل غرض یہ ہے کہ اس ماہ میں انسان خدا تعالیٰ کے لئے ہر ایک چیز چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اس کا بھوکا رہنا علامت اور نشان ہوتا ہے اس بات کا کہ وہ اپنے ہر حق کو خدا کے لئے چھوڑنے کے لئے تیار ہے...... رمضان یہی بتانے کے لئے آیا تھا کہ خدا کی رضا کے لئے اپنے حقوق بھی چھوڑ دینے چاہئیں"

(الفضل 30 مارچ 1926 بحوالہ فقہ احمدیہ ص 269)

تبتل اور انقطاع الی اللہ کی غرض سے روزہ رکھنے والوں کا بڑا درجہ بیان ہوا ہے۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں۔ "انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں۔ مگر روزہ میرے لئے ہے۔ اس لئے میں خود اس کی جزا بنوں گا اور روزہ ڈھال ہے"۔ (بخاری کتاب الصوم)

ایک دوسری حدیث مبارکہ ہے "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے۔ صائم کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے"۔ (بخاری کتاب الصوم)

ایک اور حدیث نبویؐ میں روزہ کی فضیلت اور عبادت کا ذکر یوں ملتا ہے۔ "جو شخص ایمان کے تقاضے کے مطابق اور بہ نیت ثواب رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا ہے۔ اس کے گزشتہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں"۔ (بخاری کتاب الصوم)

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں مختلف قسموں کے روزوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ ان میں فرض روزے جو رمضان المبارک میں رکھے جاتے ہیں۔ ان کی فضیلت قرآن و حدیث سے مظہر ہے۔ رمضان المبارک آغاز نزول قرآن کا مہینہ ہے "شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اس پر شاہد ہے۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں: "جب رمضان کا مہینہ آتا ہے۔ جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں"۔

(بخاری کتاب الصوم)

جو لوگ عمداً روزہ نہیں رکھتے یا معمولی باتوں کے عذر کا سہارا لے کر روزہ چھوڑتے ہیں۔ ان کے متعلق آنحضرتؐ کا ارشاد ہے۔ "جو شخص بلا عذر رمضان کا ایک روزہ بھی ترک کرتا ہے۔ وہ شخص اگر بعد میں تمام عمر بھی اس روزہ کے بدلہ میں روزے رکھے تو بھی بدلہ نہیں چکا سکے گا۔ اور اس غلطی کا تدارک نہیں ہو سکے گا"۔

(مسند دارمی)

رمضان کے روزے ہر بالغ عاقل تندرست مقیم مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہیں۔ روزہ کو جملہ شرائط کے مطابق رکھنا فرض ہے۔ روزہ سحری کھا کر رکھنا مسنون ہے اور باعث برکت بھی۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں "سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے"

(بخاری باب برکۃ السحور)

روزہ کی افطاری بھی مناسب طریق رکھتی ہے افطار کرتے وقت دعا پڑھنی چاہئے۔

روزہ افطار کرنا

روزہ کھجور، دودھ اور سادہ پانی سے افطار کرنا مسنون ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے "جب روزہ افطار کرنا ہو تو کھجور سے افطار کرے۔ کیونکہ اس میں برکت ہے۔ اگر یہ میسر نہ ہو تو پانی سے روزہ افطار کرے کیونکہ یہ بہت پاک چیز ہے"۔

(ترمذی باب ما یستحب علیہ الافطار)

کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرانا بہت بڑے ثواب کا درجہ ہے۔ حدیث مبارکہ ہے "جو روزہ افطار کرائے اسے روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ لیکن اس سے روزہ دار کے ثواب میں کمی نہیں واقع ہو گی" (ترمذی کتاب الصوم باب فضل من فطر صائماً)

نماز تراویح

رمضان المبارک کی عبادات میں سے ایک نماز تراویح ہے "نماز تراویح دراصل تہجد ہی کی نماز ہے۔ صرف رمضان المبارک میں اس کے فائدہ کو عام کرنے کے لئے رات کے پہلے حصہ میں یعنی عشاء کی نماز کے معاً بعد عام لوگوں کو پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس نماز کا زیادہ تر رواج حضرت عمرؓ کے زمانہ میں پڑا۔ رمضان میں بھی رات کے آخری حصہ میں یہ نماز ادا

کرنا افضل ہے۔ نماز تراویح میں قرآن کریم سنانے کا طریق بھی صحابہ رضوان اللہ علیہم کے زمانہ سے چلا آیا ہے۔ تراویح کی نماز آٹھ رکعت ہے تاہم اگر کوئی چاہے تو بیس یا اس سے زیادہ بھی رکعت پڑھ سکتا ہے"۔

"......... جہاں تک آنحضرتؐ کے دوامی عمل کا تعلق ہے۔ آپؐ اکثر آٹھ رکعت ہی پڑھتے تھے اور تہجد کے وقت پڑھتے تھے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ "ابوسلمہ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ رمضان المبارک میں رات کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا رمضان ہو یا غیر رمضان آپ گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے پہلے چار رکعت بڑی لمبی اور عمدگی سے پڑھتے۔ پھر چار رکعت بڑی لمبی اور عمدگی سے پڑھتے۔ اس کے بعد تین وتر پڑھتے"

(فقہ احمدیہ حصہ عبادات ص 9-208)

اعتکاف کی اہمیت

اعتکاف بھی رمضان المبارک کا حصہ ہے۔ اس کے لغوی معنیٰ تو کسی جگہ بند ہو جانے یا ٹھہرے رہنے کے ہیں۔ لیکن اصطلاحی معنیٰ میں عبادت کی نیت سے روزہ رکھ کر مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے۔

اعتکاف بیٹھنا آنحضرتؐ کا معمول تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ "آنحضرتؐ کا اپنی وفات تک یہ معمول رہا کہ آپؐ رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ آپؐ کی وفات کے بعد آپ کی ازواج مطہرات بھی اس سنت کی پیروی کرتی رہیں"۔

رسول کریمؐ نے معتکف کی فضیلت بیان کرتے ہوئے درج ذیل ارشادات مبارکہ فرمائے ہیں:

"جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایک دن اعتکاف بیٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین ایسی خندقیں بنا دے گا۔ جن کے درمیان مشرق و مغرب کے مابین فاصلہ سے بھی زیادہ فاصلہ ہو گا"۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ معتکف اعتکاف کی وجہ سے جملہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اسے ان نیکیوں کا بدلہ جو اس نے اعتکاف سے پہلے بجا لائی تھیں۔ اسی طرح اجر ملتا رہتا ہے جیسے کہ وہ اب بھی انہیں بجا لا رہا ہے" (ابن ماجہ کتاب الاعتکاف باب ثواب الاعتکاف)

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر بھی ہے۔ جس کی فضیلت قرآن مجید میں سورۃ لیلۃ القدر میں بیان ہوئی ہے۔ یہ لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں پائی جاتی ہے۔

حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں "ایک دفعہ رسول کریمؐ دوسروں کو قبولیت دعا کا وقت بتانے کے لئے باہر نکلے تھے۔ مگر اس وقت دو آدمی آپ نے لڑتے ہوئے دیکھے تو فرمایا کہ تم کو دیکھ کر مجھے وقت بھول گیا ہے۔ مگر اتنا فرمادیا کہ ماہ رمضان کی آخری دس راتوں میں یہ وقت ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے ان راتوں کے علاوہ بھی یہ وقت آتا ہے۔ مگر رمضان کی آخری راتوں میں قبولیت کا خاص وقت ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے تجربہ کی بنا پر فرمایا کہ ستائیسویں کی رات کو یہ وقت ہوتا ہے"۔ (الفضل 3 نومبر 1914ء بحوالہ فقہ احمدیہ حصہ عبادات ص 314-313)

روحانی اور جسمانی تزکیہ نفس

غرض رمضان المبارک کے روزے ایک اہم عبادت کا درجہ رکھتے ہیں۔ روحانی طور پر تزکیہ نفس اور تجلی قلب ہوتی ہے۔ روح کو قوت ملتی ہے۔ حواس روحانیہ میں تیزی اور ترقی ہوتی ہے۔ کشوف کا دروازہ کھلتا ہے۔ اسی طرح روزہ کے مادی فوائد ہیں۔ انسان میں مصائب و شدائد برداشت کرنے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ صبر کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ صحت کی برقراری میں فاقہ طب میں مسلمہ اہمیت کا حامل ہے۔ یہ صحت کا ضامن ہے۔ غرباء کی تکالیف کا احساس ہوتا ہے۔ جس سے ہمدردی کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ روزہ قرب خداوندی کے حصول کا موثر ذریعہ ہے۔

رمضان المبارک کی برکات سے محروم رہنا سعید الفطرت انسان کا کام نہیں۔ زندگی کا بھروسہ نہیں۔ موت کا اعتبار نہیں وقت کو غنیمت جان۔

بقول سعدی

مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار
مباش ایمن از بازیٔ روزگار

حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں حقیقت رمضان پیش نظر ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا......"

(ملفوظات ج 1 ص 136)

بر کریماں کار ہا دشوار نیست

محترم فضل احمد شاہد صاحب

تعارف کتب
حضرت مسیح موعود

توضیح مرام

توضیح مرام۔ حضرت مسیح موعود کی ابتدائی کتابوں میں سے ایک ہے۔ یہ کتاب 1891ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں آپ نے بنیادی طور پر اس مضمون کو بیان فرمایا ہے کہ مسیح کی آمد ثانی سے کیا مراد ہے۔ کتاب کے آخر میں حضور فرماتے ہیں:۔

"جو کچھ اس عاجز نے مثیل مسیح کے بارے میں لکھا ہے یہ مضمون متفرق طور پر تین رسالوں میں درج ہے یعنی فتح اسلام اور توضیح مرام اور ازالہ اوہام میں۔ پس مناسب ہے کہ جب تک کوئی صاحب ان تینوں رسالوں کو غور سے نہ دیکھ لیں تب تک کسی مخالفانہ رائے ظاہر کرنے کیلئے جلدی نہ کریں" (صفحہ 52)

مثیل مسیح کے مضمون علاوہ متعدد علوم و معارف آپ نے اس کتاب میں بیان فرمائے ہیں۔ اس اجمال کی کسی قدر تفصیل درج ذیل ہے۔

استعارہ

حضور فرماتے ہیں:۔

"نزول سے مراد درحقیقت مسیح ابن مریم کا نزول نہیں بلکہ استعارہ کے طور پر ایک مثیل مسیح کے آنے کی خبر دی گئی ہے"۔ (صفحہ 3)

بخاری کی ایک حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا کہ ابن مریم سے یہ مت خیال کرو کہ سچ مچ مسیح ابن مریم ہی اترے گا بلکہ یہ نام استعارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے ورنہ درحقیقت وہ تم میں سے تمہاری ہی قوم میں سے تمہارا ایک امام ہوگا" (صفحہ 8)

حضرت مسیح موعود نے نزول مسیح کے ضمن میں ایک امکانی سوال اٹھا کر اس کا جواب دیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"شاید آخری عذر ہمارے بھائیوں کا یہ ہوگا کہ بعض الفاظ جو صحیح حدیثوں میں حضرت مسیح کے علامات میں بیان کئے گئے ہیں ان کی تطبیق کیونکر کریں" (صفحہ 9)

مسیح ابن مریم کے نزول کے بارہ میں جو استعارات احادیث میں بیان ہیں ان کی وضاحت کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"صلیب کے توڑنے سے مراد...... روحانی طور پر صلیبی مذہب کا توڑ دینا اور اس کا بطلان ثابت کر کے دکھا دینا مراد ہے جزیہ اٹھا دینے ...... سے یہ اشارہ ہے کہ ان دنوں میں خود بخود دل سچائی اور حق کی طرف کھینچے جائیں گے۔...... جب ایک...... ایک عالم کا عالم اس دین کو قبول کرلے گا تو پھر جزیہ کس سے لیا جائے گا"۔ (صفحہ 9)

"خنزیروں سے مراد وہ لوگ ہیں جن میں خنزیروں کی عادتیں ہیں وہ اس روز حجت اور دلیل سے مغلوب کئے جائیں گے اور دلائل بینہ کی تلوار انہیں قتل کرے گی نہ یہ کہ ایک پاک نبی جنگلوں میں خنزیروں کا شکار کھیلتا پھرے گا"۔ (صفحہ 9)

اسی تسلسل میں آپ فرماتے ہیں:۔

"بلاغت کا تمام مدار استعارات لطیفہ پر ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ کے کلام نے بھی جو ابلغ الکلم ہے جس قدر استعاروں کو استعمال کیا ہے اور کسی کے کلام میں یہ طرز لطیفہ نہیں ہے اب ہر جگہ اور ہر محل میں ان پاکیزہ استعاروں کو حقیقت پر حمل کرتے جانا گویا اس کلام معجز نظام کو خاک میں ملا دینا ہے"۔ (صفحہ 10)

محبت الٰہی کے مراتب

قرب اور محبت الٰہی کے تین مراتب ہیں۔ اور یہ مراتب کا مضمون حضور کو الہامی طور پر سمجھایا گیا۔ ان مراتب کی وضاحت میں فرمایا:۔

"سب سے ادنیٰ درجہ....... یہ ہے کہ آتش محبت الٰہی لوح قلب انسان کو گرم تو کرے اور ممکن ہے کہ ایسا گرم کرے کہ بعض آگ کے کام اس گرمی سے ہو سکیں لیکن یہ کسر باقی رہ جائے کہ اس متاثر میں آگ کی چمک پیدا نہ ہو۔ دوسرا درجہ...... آتش محبت الٰہی لوح قلب انسان کو اس قدر گرم کرتی ہے کہ اس میں آگ کی صورت پر ایک چمک پیدا ہو جاتی ہے"۔ (صفحہ 15)

"تیسرا درجہ محبت کا وہ ہے جس میں ایک نہایت افروختہ شعلہ محبت الٰہی کا انسانی محبت کے مستعد فتیلہ پر پڑ کر اس کو افروختہ کر دیتا ہے...... اس حالت میں آتش محبت الٰہی لوح قلب انسان کو نہ صرف ایک چمک بخشتی ہے بلکہ معاً اس چمک کے ساتھ تمام وجود بھڑک اٹھتا ہے...... اور پورے طور پر اور تمام صفات کاملہ کے ساتھ وہ سارا وجود آگ ہی آگ ہو جاتا ہے...... اور یہ کیفیت صرف دنیا میں ایک ہی انسان کو ملی ہے جو انسان کامل ہے"۔ (صفحہ 15-16)

قدیم قانون

مامور زمانہ نے سجدہ ملائکہ کی بحث پر معارف حقیقت پر اس کتاب میں روشنی ڈالی ہے چنانچہ آپ

(باقی صفحہ 7 پر)

بشیر الدین کمال صاحب

ایم - ٹی - اے (M.T.A)

ایک نعمت - ایک مائدہ

1984ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بعض ملکی حالات کے پیش نظر پاکستان سے انگلستان مجبوراً ہجرت کرنا پڑی۔ اس وقت کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو اشکبار نہ تھی۔ کوئی دل ایسا نہ تھا۔ جو غمگین نہ تھا۔ کیوں نہ ہوتا آخر ان کا آقا‘ ہاں پیارا آقا ان سے جدا ہوا تھا۔ یہ غم ایک طرف نہ تھا۔ دونوں طرف تھا۔ وہ غمگین دل آخر کر بھی کیا سکتے تھے۔ مجبوری تھی۔ آخر اس غم کو سہنا ہی تھا۔ بقول محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ (جس کا اظہار آپ نے اپنی طویل نظم میں کیا ہے)

آزماتا ہے ان کو ہی وہ دوستو! جن کے جذبوں پہ محبوب کو ناز ہو
امتحاں میں وہی سرخرو ہو گئے تھے جو تیار ہر ابتلا کے لئے

پھر تمام احمدیوں کی ترجمانی کرتے ہوئے آپ فرماتی ہیں۔

یہ ادائیں غضب کس قدر کر گئیں‘ عشق کی شدتیں اور بھی بڑھ گئیں
ناز دکھلا کے ان کا چرانا نظر تازیانہ ہے شوق لقا کے لئے
ہجر کی تلخیاں کچھ سوا ہو گئیں‘ کلفتیں فرقتوں کی بلا ہو گئیں
جوت کتنی امیدوں کی بجھنے لگی لوٹ ہی آئیں اب تو خدا کے لئے
آنکھ نم دل پریشاں‘ جگر سوختہ‘ منتظر ہیں ترے لطف کے ماکا
کب صبا لائے گی مژدہ جانفزا میری جاں اہل شہر وفا کے لئے

(روزنامہ ’’الفضل‘‘ 24 مارچ 2001)

آخر ان غمگین دلوں کی آہیں اور دعائیں رنگ لائیں۔ جن کو خدا نے سنا اور اس رنگ میں بپایہ قبولیت بخشا کہ ان کا آقا انگلستان میں بیٹھے بیٹھے ان سے روزانہ ملاقات کر لے۔ ان کو اپنے روح پرور خطبات‘ خطابات اور مجالس سے نوازے۔ نہ صرف ان کو بلکہ تمام دنیا کی پیاسی اقوام کو جن کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔ یہ خدائی تقدیر تھی جو ہجرت کے نتیجہ میں پوری ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خواہش تھی کہ افریقہ میں ریڈیو سٹیشن لگ جائے اور احمدیت کا پیغام تمام دنیا میں پہنچے لیکن پر امید ہونے کے باوجود بعض وجوہات کی بنا پر یہ سکیم پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکی۔ لیکن خدائی فیصلہ کچھ اور ہی تھا جو کہ اپنے وقت میں MTA کی شکل میں ظہور پذیر ہوا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ یہ چاہتا تھا کہ جہاں میرے یہ غمگین بندے اپنے پیارے آقا کے دیدار سے محروم ہیں۔ جہاں میرے یہ غمگین بندے آپ کے روح پرور ارشادات ان کی زبانی بنفس نفیس سننے سے محروم ہیں کیوں نہ میں ان کے لئے ایسے بہتر سامان پیدا کروں کہ ان کا امام روزانہ ان کے گھروں میں ہی ان سے ملاقات کرے۔

شاید اب ایسے حالات پیدا کرنے والے لوگ کف افسوس مل رہے ہوں اور پچھتا رہے ہوں۔ کہ کیوں ہم نے ایسا کیا۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی نعمت سے نوازا۔

جب حضور انور یہاں موجود تھے تو ہمارے جیسے نالائق آدمی اگر توفیق ہوئی تو سال میں ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر آ گئے اور آپ سے ملاقات کر لی اور خطبہ اخبار ’’الفضل‘‘ میں پڑھ لیا یا ہفتہ بعد سن لیا۔ لیکن اب نہ صرف آپ کے خطبات سننے کا موقع ملتا ہے بلکہ آپ سے کم و بیش روزانہ کسی نہ کسی پروگرام کے ذریعہ ملاقات کا موقع بھی مل جاتا ہے۔ خدا کی کتنی بڑی شان ہے کہ ایک جلسہ بند ہوا۔ اس کے مقابل پر جلسے شروع ہر گھر میں۔ ہر شہر میں۔ ہر ملک میں۔ غرضیکہ تمام دنیا جلسہ گاہ بن گئی اور کیا ہی پیارا نظارہ ہوتا ہے جب عالمی بیعت ہو رہی ہوتی ہے۔ اور ہر احمدی اپنے پیارے خدا کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہا ہوتا ہے۔ غرضیکہ امت واحدہ کا وہ کتنا حسین اور پیارا نظارہ ہوتا ہے۔

جب ہم چھوٹے تھے اور غالباً جماعت احمدیہ میں ابھی شامل بھی نہیں ہوئے تھے۔ تو سنا کرتے تھے کہ جب امام مہدی اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ تو بیک وقت وہ کئی زبانوں میں گفتگو فرمائیں گے۔ یہ سنکر اس وقت بڑے حیران ہوتے کہ ایک آدمی بیک وقت کئی زبانوں میں کس طرح گفتگو کر سکتا ہے۔

لیکن آج یہ عقدہ کھلا ہے کہ ہاں ایک آدمی بھی کئی زبانوں میں گفتگو کر سکتا ہے۔ جبکہ MTA پر آٹھ زبانوں میں حضور کے خطبات اور فرمودات کا ساتھ ساتھ ترجمہ ہو رہا ہوتا ہے اور آئندہ کئی اور زبانوں میں بھی ہوگا اور ہمیشہ ہی ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ایک دفعہ ایک دوست نے MTA کے اجراء سے پہلے خواب میں دیکھا کہ حضور انور انگلستان میں بیٹھے تقریر فرما رہے ہیں جن کی آواز پاکستان میں یہاں صاف سنی جا رہی ہے۔ بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ وہ آواز نہ صرف پاکستان میں بلکہ تمام دنیا میں صاف سنی جا رہی ہے اور سنی جائے گی اور سنی جاتی رہے گی۔ انشاء اللہ۔

حضرت مسیح موعود (-) کے عہد مبارک میں جب نیا نیا فونوگراف ایجاد ہوا تو آپ نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا۔

آواز آ رہی ہے یہ فونوگراف سے
ڈھونڈھو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

(درثمین ص 45)

فونوگراف کی آواز کو بھی آپ نے خدا ہی کو ڈھونڈھنے کا ذریعہ قرار دیا لیکن آج MTA کی وجہ سے آپ خدا کے حضور کتنے ہی خوش ہوں گے کہ آپ کی دعا سے فونوگراف ترقی کرتے کرتے MTA کی شکل میں ظہور پذیر ہوا اور یہی MTA خدا کی منکر اقوام کے لئے خدا کو ڈھونڈھنے کا سبب بن رہا ہے اور پھر اسی کے ذریعہ سے تمام دنیا کو خدا کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے MTA نہ صرف دعوت الی اللہ کے پروگرام میں مصروف ہے۔ بلکہ منفرد دینی پروگرام 24 گھنٹے مختلف زبانوں میں نشر کر رہا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن ضرور آئے گا کہ دنیا اسی چینل کو پسند کرے گی اور اس کو دیکھنے اور سننے میں فخر محسوس کرے گی۔

MTA کے پروگرامز کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں لوگ لاکھوں کی تعداد میں نہیں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اب ان کروڑوں کی تعداد میں شامل ہونے والوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان کے لئے تربیت کا بھی انتظام ہو۔ چنانچہ یہ فریضہ بھی MTA نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہا ہے۔ نہ صرف نومبائعین کی تربیت کا فریضہ بلکہ تمام جماعت کی تربیت کا فریضہ۔ ایک زندگی بخش پانی ہے۔ جو نئی زندگی عطا کر رہا ہے۔ اور نئی نئی قوموں کا تعارف کروا رہا ہے۔ ان کا آپس میں تعارف کروا رہا ہے۔ انہیں آپس میں ملا رہا ہے۔ اور ان کی آپس میں محبت کا ذریعہ بن رہا ہے۔ غرضیکہ MTA ایک نعمت ایک مائدہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے تمام اقوام کے لئے۔ اور ایک وقت آئے گا کہ ہر ملک سے پروگرامز نشر ہوا کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پس اے فرزندان احمدیت! اس شمع کو ہرگز نہیں بجھنے دینا جو خدا نے تمہارے لئے ہاں تمہارے لئے جلائی ہے۔ اور جس نے تمام دنیا کو روشن کرنا ہے۔ خواہ اس کے لئے کتنی ہی قربانی کیوں نہ کرنی پڑے۔ آج اس کام کو بڑی بڑی حکومتیں بھی سرانجام نہیں دے سکیں۔ جس کو آپ سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

تبصرہ

سوانح وسیرت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

مصنف: ملک محمد فہیم صاحب ایڈووکیٹ
پتہ: 254۔ جی بلاک۔ ماڈل ٹاؤن لاہور
صفحات: 208

آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ زندگی کے ہر پہلو اور آپ کی بیان فرمودہ تعلیمات پر ہزاروں اور لاکھوں کتب شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں سے بعض کئی حصوں میں اور گہری تحقیق کے بعد رقم کی گئی ہیں۔ آقائے دو جہان رحمۃ للعالمینؐ کی سیرت پر موجود ہر کتاب اپنا ایک منفرد رنگ رکھتی ہے۔ بعض کتب محققین اور علماء کے لئے ممد و معاون ہیں اور بعض دیگر احباب یا طلباء وغیرہ کے لئے شائع کی گئی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب بھی پہلے سے موجود کتب کے گلدستہ میں ایک خوبصورت پھول کی حیثیت رکھتی ہے رنگین اور دیدہ زیب ٹائیٹل کے ساتھ شائع ہونے والی اس کتاب کو نہایت سادہ‘ آسان اور سلیس زبان میں لکھا گیا ہے۔ ابواب کی ترتیب‘ اہم معلومات اور واقعات کو مہارت سے لکھا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل ماخذ قرآن کریم‘ اور احادیث ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ملک عرب کے جزیرہ نما میں ہوئی جس کے تین اطراف پانی اور ایک طرف خشکی ہے۔ عرب کا رقبہ 12 لاکھ مربع میل ہے اور آبادی تقریباً اسی لاکھ ہے۔ اسلام کے ظہور سے پہلے عرب میں مختلف قبائل تھے۔ ہر قبیلہ کا اپنا سردار ہوتا تھا۔ طرز رہائش نہایت سادہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان عرب میں ایک خاص حیثیت رکھتا ہے۔

اس کتاب میں بیان کی گئی معلومات کو مصنف نے محنت سے ترتیب دیا ہے۔ 22 ابواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کو خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح وسیرت کے ماخذ دوسرے باب میں اسلام سے پہلے عرب کے تمدن تیسرے باب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی نسل کا تعارف چوتھے باب میں آنحضرتؐ کی پیدائش اور حالات زندگی پانچویں باب میں آنحضرتؐ کا دور جوانی اور اخلاق چھٹے باب میں نبوت کا آغاز اور کفار مکہ کی مخالفت ساتویں باب میں آنحضرتؐ کی اشاعت اسلام آٹھویں باب میں ہجرت مدینہ‘ مواخات اور مدینہ کے حالات نویں باب میں غزوہ بدر‘ غزوہ سویق‘ غزوہ بنو قینقاع دسویں باب میں غزوہ احد اور قبائل کفار کے منصوبے گیارہویں باب میں بنو نضیر کا اخراج‘ غزوہ دومۃ الجندل اور غزوہ بنی مصطلق بارہویں باب میں جنگ احزاب اور غزوہ بنو قریظہ اور دیگر ابواب میں علی الترتیب صلح حدیبیہ‘ اشاعت اسلام‘ فتح خیبر‘ فتح مکہ‘ غزوہ حنین‘ غزوہ تبوک‘ حجۃ الوداع‘ آنحضرت ﷺ کی وفات‘ ازواج مطہرات کا تعارف اور آخری باب میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے دلکش پہلو یعنی آپؐ کی شکل و شباہت و عادات‘ عبادات‘ توکل علی اللہ‘ صبر و شکر‘ اخلاق‘ حسن معاملہ‘ عدل و انصاف‘ سخاوت‘ سادگی‘ مساوات‘ بہادری‘ راست گفتاری‘ ایفائے عہد‘ قناعت‘ غریبوں سے شفقت‘ بچوں سے پیار‘ غلاموں‘ عورتوں اور دشمنوں سے حسن سلوک وغیرہ۔

یہ کتاب اس نقطہ نظر سے لکھی گئی ہے کہ ہر پڑھا لکھا مرد‘ عورت اور بچہ اس کا مطالعہ کرے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر پڑھنے والے کو یہ توفیق حاصل ہو کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہو۔ آمین۔

(ایف شمس)

یتامیٰ کی نگہداشت اور ہماری ذمہ داریاں

400 خاندانوں کے 1300 یتامیٰ کی کفالت میں معاونت فرماویں

بچے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں ان سے گھروں میں رونقیں ہوتی ہیں- وہ دیکھو ابو گھر میں داخل ہو رہے ہیں- بچے ابو سے لپٹے جا رہے ہیں ابو نے پیار سے بچوں کو اٹھا لیا- بچے خوش ہیں کہ ابو ان کے لئے ٹافیاں بسکٹ اور پھل لائے ہیں لیکن اف یہ کیا! بچے دروازے کی دہلیز پر کھڑے ابو کا انتظار کر رہے ہیں لیکن ابو تو آنے کا نام نہیں لیتے ہیں ماں گھبرائی ہوئی حسرت بھری نگاہوں سے اپنے پھولوں کو دروازہ پر دیکھتی جاتی ہے اور اپنے دوپٹہ سے آنسو صاف کرتے ہوئے بچوں کو بہلانے کے لئے ان سے پیار کرتی ہے انہیں گود میں بٹھاتی ہے اور انہیں بتاتی ہے کہ تمہارے ابو تمہارے پیارے ابو یہ گھر چھوڑ کر کسی اور گھر میں چلے گئے ہیں لیکن وہ اب اس گھر میں نہیں آئیں گے لیکن ہم ضرور ان کے پاس کسی دن جائیں گے- تمہارے ابو کا نیا گھر بہت اچھا ہے لیکن بچے حیران ہیں کہ ماں کی آنکھوں میں آنسو کیوں جاری ہیں؟ بات کیا ہے؟ ہمارے ابو کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ کہاں گئے ہیں؟ ان کا اصرار ہے کہ ہمیں بھی ان کا گھر دکھائیں- مجبوراً ماں بچوں کو ساتھ لے کر ان کے پیارے ابو کی قبر پر لے جاتی ہے- بچے پریشان ہیں کہ ابو کو کیوں مٹی میں دفن کر دیا گیا ہے؟ یہ سوچیں بچوں کے لئے ایک معمہ ہیں- لیکن انہیں امید رہتی ہے کہ کوئی آئے ان سے پیار کرے ان کے لئے مٹھائی اور تحفے لائے- والد کی وفات کے بعد وہ بچے اور عزیز و اقارب خوش قسمت ہیں جو ان بچوں کو سنبھال لیتے ہیں ان کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں لیکن وہ بچے جن کو اس بات کی انتظار رہتی ہے کہ کوئی ہمیں پوچھے ہمیں پڑھنے کے لئے ہماری مدد کرے ہماری ضروریات کا خیال رکھے-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان یتیم ہونے والے بچوں کے لئے جماعت احمدیہ کی ایک صدی مکمل ہونے پر ایک مضبوط نظام قائم کرنے کا اعلان کیا" جسے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کا نام دیا گیا- ابتدا میں ارادہ یہ تھا کہ یتیم ہونے والے بچوں کو ایک جگہ رکھ کر کفالت کی جائے لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہوا- اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ بچوں کو ان کے گھروں میں ہی ان کی ماں یا دوسرے رشتہ داروں کے پاس ہی رہنے دیا جائے- لیکن ان کی کفالت کے لئے وظیفہ مقرر کر دیا جائے-

"کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" نے اپنا دفتر دارالضیافت میں 1991ء میں قائم کیا اور بچوں کی مدد کے لئے درخواستیں لینے اور ان کا وظیفہ ان کے گھروں تک پہنچانے کا کام شروع ہوا- پاکستان کے طول و عرض سے یتیم ہونے والے بچوں کے کوائف دفتر میں پہنچنے کے بعد اس کو کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے اجلاس میں پیش کیا جاتا ہے جہاں اس امر کا فیصلہ ہوتا ہے کہ انہیں وظیفہ دیا جائے یہ فیصلہ ان کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے- پھر سال میں کم از کم ایک مرتبہ کمیٹی کا نمائندہ بغرض تربیت ان سے رابطہ کرتا ہے- "کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کی طرف سے بچوں کا وظیفہ ربوہ میں ان کے گھروں تک پہنچایا جاتا ہے اور ربوہ سے باہر رہنے والوں کو منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوا دی جاتی ہے- وظائف کے لئے یہ رقوم احمدی مرد اور عورتیں عطیات دیگر کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے نام جمع کرواتے ہیں- طریق یہ ہے کہ آپ اپنی مالی استطاعت کے مطابق ماہانہ ایک رقم مقرر کر دیں یا ایک یتیم بچے کا خرچ جو حالات کے مطابق 500 روپے 1500 روپے ماہانہ ہے ہر ماہ امانت کفالت یکصد یتامیٰ میں جمع کروا دیں مقامی طور پر 'خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں یا دفتر سے بھی رابطہ کر کے جمع کروا سکتے ہیں-

یتیم بچوں کی امداد کے لئے آپ بھی آگے بڑھیں اور اس فنڈ کو اپنے عطیہ سے مضبوط کریں اس وقت چار سو خاندانوں کے 1300 بچے زیر کفالت ہیں- اگر آپ کو مزید معلومات درکار ہیں تو "سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کو خط لکھ کر حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس کار خیر میں حصہ لینے میں دیر نہ کریں اس راہ میں عطیات دینے سے آپ کے مال میں اللہ تعالیٰ بہت برکتیں دے گا اور آپ کے بچوں کے ساتھ یہ یتیم ہونے والے بچے بھی بڑھیں گے پھولیں گے اور آپ کے لئے مجسم دعا بن جائیں گے-

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 33722 میں عابدہ ظہور زوجہ رانا ظہور احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن D-1 5-69 ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 29-2-2000، میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- طلائی زیورات وزنی پانچ تولہ مالیتی 25000/- روپے- 2- حق مہر بذمہ خاوند محترم 5000/- روپے- کل جائیداد مالیتی 30000/- روپے- اس وقت مجھے مبلغ 500/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ عابدہ ظہور ساکن 69-5-D1 ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا ظہور احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 خالد محمود بھٹی وصیت نمبر 11102

مسل نمبر 33723 میں محمد ظفر اللہ طاہر ولد عطاء اللہ صاحب قوم پیشہ مزدوری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ بھنڈری اروپ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-7-1999 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- رہائشی مکان برقبہ 8 مرلہ مالیتی 200000/- روپے- اور زرعی زمین برقبہ 5 کنال 5 مرلہ مالیتی 350000/- روپے- کل جائیداد مالیتی 550000/- روپے- اس وقت مجھے مبلغ 3000/- روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں- اور مبلغ .... روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد محمد ظفر اللہ طاہر محلہ بھنڈری اروپ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد ظفر وصیت نمبر 17411 گواہ شد نمبر 2 محمد نصر اللہ پسر موصی

مسل نمبر 33724 میں محمد شمس الاسلام ولد محمد حسن علی پیشہ ملازمت معلم عمر 47 سال بیعت جنوری 1983ء ساکن بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-10-1997 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- زمین برقبہ 56 ڈیسمل واقع Purulia Natore مالیتی Tk56000/- 2- مکان برقبہ 0-12 ڈیسمل واقع Purulia Natore مالیتی Tk18000/- 3- ٹین شیڈ Kochlo مالیتی Tk3000/- اس وقت مجھے مبلغ 26160/- ٹکہ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- اور مبلغ 3000/- ٹکہ سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد محمد شمس الاسلام ساکن Panch Punlia ضلع Natore بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 بشیر الرحمٰن ولد شاہد الرحمٰن 4 بخشی بازار روڈ ڈھاکہ بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 صالح احمد 4 بخشی بازار روڈ ڈھاکہ بنگلہ دیش

ہے دعا یاد مگر حرف دعا یاد نہیں
میرے نغمات کو انداز نوا یاد نہیں
میں نے پلکوں سے در یار پہ دستک دی ہے
میں وہ سائل ہوں جسے کوئی صدا یاد نہیں
میں نے جن کے لئے راہوں میں بچھایا تھا لہو
ہم سے کہتے ہیں وہی عہد وفا یاد نہیں

(کلیات ساغر)

اطلاعات واعلانات

گورنمنٹ جامعہ نصرت
برائے خواتین ربوہ کا اعزاز

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبات نے گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین جڑانوالہ کے سالانہ بین الکلیاتی ادبی و علمی مقابلہ جات منعقدہ 7 تا 9 نومبر 2001ء میں شرکت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مندرجہ ذیل انعامات حاصل کئے۔ مشاعرہ (دور نظم) میں اول راشدہ حسین

اردو مباحثہ میں دوم۔ راشدہ حسین

پنجابی مباحثہ میں سوم۔ عائشہ وڑائچ

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان طالبات اور ادارہ کے لئے مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ (پرنسپل)

ولادت

مکرم آغا یحییٰ خان صاحب مربی سلسلہ اور قرۃ العین صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیوں کے بعد 14 مارچ 2001ء کو بیٹے سے نوازا ہے بچہ واقف نو ہے اور اس کا نام آغا بلال خان تجویز ہوا ہے عزیزم آغا شمس الحمید صاحب ناصر آباد کا پوتا اور مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کے باعمر اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم ہدایت اللہ صاحب)

محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ بیوہ مکرم ہدایت اللہ صاحب (ولد مکرم محمد عبداللہ) ساکن نمبر 9/27 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر 4/13 دارالصدر ربوہ برقبہ دو کنال میں سے ان کا حصہ دس مرلہ ہے ان کا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) محترمہ فصیحہ ثروت صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرم نعیم عارف صاحب (بیٹا)
(4) محترمہ روبینہ رفیق صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم وسیم عابد صاحب (بیٹا)
(6) محترمہ فوزیہ تبسم صاحبہ (بیٹی)
(7) مکرم مدثر نوید صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا محمد اکبر بیگ دنیا پوری۔ لیاقت آباد کراچی لکھتے ہیں۔ میرا چھوٹا بھائی مرزا محمد اصغر بیگ دنیا پوری 13 نومبر 2001ء کو علی پور ضلع مظفر گڑھ میں تقریباً شام 5 بجے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث انتقال کر گئے۔

مرحوم موصی تھے لہٰذا میت کو ربوہ لایا گیا۔ 14 نومبر 2001ء کو بعد نماز مغرب بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نے دعا کرائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی مغفرت اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد شریف صاحب دارالعلوم غربی حلقہ ثناء مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

مکرم طالب حسین صاحب کی اہلیہ محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ دارالعلوم غربی حلقہ ثناء برین ہیمبرج اور فالج کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد شفیق دارالرحمت شرقی ب کے بیٹے عزیزم طارق محمود صاحب آف الشفیق ریفریجریشن سروس بالمقابل جامعہ احمدیہ کالج روڈ کا فضل عمر ہسپتال میں اپریشن کر کے تین پتھریاں نکالی گئی ہیں۔ خدا کے فضل سے اپریشن کامیاب رہا۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم میاں محمود احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور حال لندن شدید بیمار ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرمہ سعیدہ برلاس صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب پنشنر تحریک جدید لکھتی ہیں کہ مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایم اے سابق وائس پرنسپل گیمبیا کے دل کا کامیاب اپریشن جرمنی میں ہو گیا ہے۔ احباب کرام سے اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز خاکسارہ کے خاوند مرزا عبدالرشید صاحب پنشنر تحریک جدید جامعہ احمدیہ کو بلڈ پریشر کی وجہ سے فالج حملہ ساتویں بار ہوا ہے۔ رمضان کے ان مبارک ایام میں ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

آپ کو اس کے لئے تیار نہ پائے یا جب قومی قربانی کا مطالبہ ہو تو اس کے لئے آمادگی نہ رکھتا ہو۔ تو سمجھ لے کہ روزہ کا اسے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ جس شخص کو ذاتی یا قومی قربانی کے وقت سستی یا کسل ہو۔ اس کا روزہ رکھنا بے فائدہ ہے۔ اور قانون قدرت کو توڑتا ہے۔ اور جو قانون شریعت کی پابندی نہ کرتا ہو قانون قدرت کو توڑتا ہے وہ سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ انعام کا مستحق نہیں ہوتا۔ پس اس مبارک مہینہ میں میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس سے برکات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

(خطبات محمود جلد 10۔ ص 118)

بقیہ صفحہ 2

اس دعا کرنے والوں کی دعا کو سنتا ہوں جس کا ذکر اوپر ہوا ہے اور اس سے پہلے رمضان اور روزوں کا ذکر ہے جو استقلال سے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے کا سبق دیتا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ان شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے جن کا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ کوئی شخص دعا کرے تو اس کی دعا ضرور قبول ہو جاتی ہے (۔)

یہ چوتھا سبق جو رمضان سے حاصل ہوتا ہے اس کا تعلق بھی تحریک جدید کے ساتھ ہے کیونکہ میں نے انیسواں مطالبہ یہی رکھا ہے کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کو ترقی دے۔ دعا کے بغیر ہماری قربانیوں کے وہ نتائج پیدا نہیں ہو سکتے جو ہم دیکھنے کے خواہش مند ہیں۔ کیونکہ ان نتائج کا پیدا کرنا ہمارے اختیار میں نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

چار مناسبتیں

یہ چار بڑی بڑی مناسبتیں رمضان کی تحریک جدید سے ہیں اور یہ چار مناسبتیں تحریک جدید کی رمضان سے ہیں پس اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت و مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے آتا ہے پس جس غرض کے لئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کی جدوجہد کرو۔

"پس ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا ہے کہ رمضان سے فائدہ اٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں یہ سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو اور جب میں نے کہا کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو جو رمضان کے بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں ......

آج میں نے چاہا کہ تمہیں تحریک جدید کے اصول کی طرف توجہ دلا دوں اور بتا دوں کہ بغیر ان اصول کو اختیار کئے وہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے۔ جن فوائد کو حاصل کرنے کیلئے ہم کھڑے ہوئے ہیں۔

(الفضل 11 نومبر 1938ء)

بقیہ صفحہ 4

فرماتے ہیں:۔

"جاننا چاہئے کہ یہ سجدہ کا حکم اس وقت سے متعلق نہیں ہے۔ کہ جب حضرت آدم پیدا کئے گئے بلکہ یہ علیحدہ ملائک کو حکم کیا گیا کہ جب کوئی انسان اپنے حقیقی انسانیت کے مرتبہ تک پہنچے اور اعتدال انسانی اس کو حاصل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی روح اس میں سکونت اختیار کرے تو تم اس کامل کے آگے سجدہ میں گرا کرو۔ یعنی آسمانی انوار کے ساتھ اس پر اترو......سو یہ اس قدیم قانون کی طرف اشارہ ہے جو خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ ہمیشہ جاری رکھتا ہے جب کوئی شخص کسی زمانہ میں اعتدال روحانی حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کی روح اس کے اندر آباد ہوتی ہے یعنی اپنے نفس سے فانی ہو کر بقاباللہ کا درجہ حاصل کرتا ہے تو ایک خاص طور پر نزول ملائکہ کا اس پر شروع ہو جاتا ہے"

(صفحہ 28)

جبریل کے تین کام

حضرت مسیح موعود نے توضیح مرام میں جبریل کے تین کام تحریر فرمائے۔ جو درج ذیل ہیں:۔

اول: "جب رحم میں ایسے شخص کے وجود کیلئے نطفہ پڑتا ہے جس کی فطرت کو اللہ جل شانہ اپنی رحمانیت کے تقاضا سے......ملہمانہ فطرت بنانا چاہتا ہے تو اس پر اسی نطفہ کی حالت میں جبریل نور کا سایہ ڈال دیتا ہے"۔

(صفحہ 46)

"دوسرا کام جبریل کا یہ ہے کہ جب بندہ کی محبت خدا تعالیٰ کی محبت کے زیر سایہ آپڑتی ہے تو خدا تعالیٰ کی ربیانہ حرکت کی وجہ سے جبریلی نور میں بھی ایک حرکت پیدا ہو کر محب صادق کے دل پر وہ نور جا پڑتا ہے"

(صفحہ 46)

"تیسرا کام جبریل کا یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی کلام کا ظہور ہو تو ہوا کی طرح موج میں آکر اس کلام کو دل کے کانوں تک پہنچا دیتا ہے یا روشنی کے پیرایہ میں افروختہ ہو کر اس کو نظر کے سامنے کر دیتا ہے۔ یا حرارت محرکہ کے پیرایہ میں تیزی پیدا کر کے زبان کو الہامی الفاظ کی طرف چلا جاتا ہے" (صفحہ 46)

خبریں

ربوہ: 4 دسمبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 13 اور زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

☆ بدھ 5 دسمبر- غروب آفتاب: 5-08

☆ جمعرات 6 دسمبر- طلوع فجر: 5-26

☆ جمعرات 6 دسمبر- طلوع آفتاب: 6-50

اسرائیل نے غزہ میں تباہی مچادی اسرائیل نے غزہ پر میزائلوں کی بارش کر دی جس سے 160 فلسطینی شہید اور یاسر عرفات کے گھر اور آفس سمیت کئی عمارتیں تباہ ہوگئیں- پولیس ہیڈ کوارٹرز بھی نشانہ بنا- کئی عمارتوں کو آگ لگ جانے سے شہر دھوئیں سے بھر گیا- حملے کا فیصلہ اسرائیلی وزیر اعظم شیرون کی امریکہ سے واپسی کے فوراً بعد کابینہ کے ہنگامی اجلاس میں کیا گیا- فلسطینی سیکورٹی فورسز نے بھاری مشین گنوں سے اسرائیلی ہیلی کاپٹروں کو نشانہ بنانے کی کوشش کی- یاسر عرفات رملہ میں ہونے کی وجہ سے محفوظ رہے- بی بی سی کے نمائندہ نے بتایا ہے کہ اسرائیل کی وزارت دفاع نے ان حملوں کی تصدیق کی ہے-

اسرائیلی حملوں پر امریکی تبصرہ وائٹ ہاؤس کے ترجمان ایری فلیشر نے اسرائیلی حملوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل نے یہ حملے اپنے دفاع میں کئے ہیں اور ٹھیک کئے ہیں- اپنا دفاع کرنا اسرائیل کا حق ہے- اس کے تازہ حملے بلاجواز نہیں- ترجمان نے کہا کہ یاسر عرفات پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خودکش حملے رکوائیں-

جلال آباد میں امریکی بمباری امریکی طیاروں نے افغانستان میں جلال آباد کے قریب اسامہ بن لادن کے مبینہ ٹھکانے توڑا بوڑا پر شدید بمباری کی- 60 شہری شہید ہوگئے- قندھار ائرپورٹ پر گھمسان کی جنگ جاری ہے- حملہ ناکام بنانے کے لئے عرب مجاہدین نے سردھڑ کی بازی لگادی- ہلمند کے شہر میں مزید امریکی فوجی- ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں پہنچادی گئیں- جلال آباد کے قریب بھی امریکی کمانڈوز نے بیس کیمپ بنالیا- غاروں میں جاسوسی آلات نصب کردیئے گئے-

امریکہ میں گرفتار شدہ پاکستانیوں پر تشدد 11 ستمبر کو نیویارک اور واشنگٹن میں دہشت گردی کے بعد کم از کم 1200 افراد امریکی تحقیقاتی ایجنسی ایف بی آئی کی حراست میں ہیں- جریدے ''نیوزویک'' نے اپنے تازہ ترین شمارے میں اس سلسلہ میں ایک طویل رپورٹ شائع کی ہے کہ گرفتار کئے جانے والے پاکستانی اور دوسرے مسلمانوں پر جس طرح تشدد کیا گیا وہ اس موضوع پر فلموں سے بھی زیادہ ہے- ایف بی آئی نے عہد قدیم کے سفاک کردار کو بھی مات کردیا ہے- مسلمان ملکوں خصوصاً مشرق وسطی اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے افراد کو قید تنہائی میں رکھ کر انہیں جسمانی اور ذہنی تشدد کا نشانہ بنایا گیا- وفاقی وزیر عمر اصغر خان نے بتایا ہے کہ امریکہ میں پاکستانی سفیر ڈاکٹر ملیحہ لودھی اس سلسلہ میں حکومت پاکستان کی ہدایت کے مطابق کام کررہی ہیں اور 11 ستمبر کے بعد گرفتار پاکستانیوں کے بارے میں امریکہ سے رابطہ رکھا ہوا ہے-

بون کانفرنس بون کانفرنس میں شریک افغان گروپوں نے افغانستان کی عبوری حکومت پر اتفاق ظاہر کردیا ہے- ظاہر شاہ کے نمائندے عبدالستار سیرت وزیر اعظم ہوں گے- جبکہ وزارت دفاع شمالی اتحاد کو دی جائے گی- کابینہ کے ارکان کا فیصلہ کابل میں عبوری کونسل کرے گی- 6 ماہ میں لویہ جرگہ بلایا جائے گا-

کانفرنس مسترد پشاور میں منعقدہ افغان جرگے نے اقوام متحدہ کی زیر نگرانی بون کانفرنس مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں افغان نمائندوں کی بجائے امریکی نامزد افراد نے شرکت کی ہے- جو افغانیوں کے لئے کسی بھی طرح قابل قبول نہیں ہوں گے-

پاکستان کو مدد کی پیشکش یورپی یونین نے مہاجرین کا بوجھ کم کرنے کے لئے پاکستان کو مدد کی پیشکش کردی ہے- یورپی یونین کے کمشنر ڈویلپمنٹ پال نیلسن نے وزیر خارجہ عبدالستار سے ملاقات کے دوران کہا کہ افغانستان کے حوالے سے بین الاقوامی برادری پاکستان کے تجربے اور مہارت سے فائدہ اٹھاسکتی ہے- پال نیلسن نے دہشت گردی کیخلاف عالمی مہم میں تعاون اور افغان مہاجرین کا بوجھ اٹھانے پر پاکستان کے جذبے کی تعریف کی-

دینی مدارس میں عسکری تربیت پر پابندی باخبر ذرائع کے مطابق وفاقی حکومت نے فرقہ واریت اور انتہاپسندی ختم کرنے کے لئے دینی مدارس کے لئے جامع منصوبہ کی منظوری دے دی ہے- عسکری تربیت پر پابندی ہوگی- اور فنڈز کی تفصیلات سے حکومت کو آگاہ کرنا ہوگا- غیر ملکی فنڈز پر کڑی نگاہ رکھی جائے گی- آڈٹ نہ کرانے والے اداروں کے خلاف سخت کارروائی ہوگی- دینی مدارس کو ریگولرائز کیا جائے گا- امتحانات بھی عام طریقہ کے تحت ہی ہوں گے- صدر مشرف کی زیر صدارت اجلاس میں انتہا پسندوں کے خلاف اقدامات کی بھی منظوری دی گئی- وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ طالبان کی حمایت یافتہ طبقے کے احتجاج میں کمی ہوگئی ہے- اب چھوٹے موٹے مظاہرے ہوتے ہیں- جو پرامن رہتے ہیں-

مقبوضہ کشمیر میں خونریز جھڑپیں مقبوضہ کشمیر کے مختلف علاقوں میں بھارتی فوج اور جہادی تنظیموں کے مجاہدین کے درمیان تازہ جھڑپوں میں بھارتی فوج کے اعلیٰ افسروں سمیت 16 بھارتی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے- جبکہ پانچ مجاہدین کے شہید ہونے کی اطلاع ہے-

انڈونیشیا میں مذہبی فسادات مسلح گروپوں نے انڈونیشیا کے وسطی صوبے سلادیس میں عیسائیوں کے چھ دیہات جلا دیئے ہیں- 13 ہزار افراد نے بھاگ کر نزدیکی دیہات اور جنگلوں میں پناہ لے لی-

چینی اور ڈالر کے نرخ میں کمی تھوک مارکیٹ میں چینی کی بوری کے نرخ 2000 سے کم ہوکر 1960 روپے ہوگئے ہیں- اس طرح چینی کی بوری 40 روپے سستی ہوگئی ہے- اوپن کرنسی مارکیٹ میں ڈالر کی قیمت فروخت میں 30 پیسے کی کمی ہوئی ہے-

رکن قومی اسمبلی کو قید و جرمانہ احتساب عدالت نے سابقہ رکن قومی اسمبلی اکبر علی بھٹی کو اختیارات کے ناجائز استعمال اور دانستہ نادہندگی کے ریفرنس میں دو مختلف مقدمات میں 3`3 سال قید بامشقت اور ایک کروڑ اٹھارہ لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے-

کراچی میں ڈاکو راج کراچی میں ڈکیتی و رہزنی کی وارداتوں میں اضافہ ہوگیا ہے- فیکٹریوں' شاپنگ سنٹرز اور مسافروں میں لوٹ مار' متعدد گھروں کا صفایا اور 9 گاڑیاں چھین لی گئیں

ضروری اعلان

مکرم صفوان احمد صاحب ملک ابن مکرم بشیر احمد صاحب اعوان ''اب'' ادارہ الفضل کے نمائندہ نہیں رہے- لہذا اشتہارات وصولی رقوم اور روزنامہ الفضل کے دیگر امور سے ان کا کوئی تعلق نہیں رہا-

(مینیجر الفضل)

ہومیو پیتھک بریف کیس

معیاری جرمن پوٹینسی سے تیار کردہ ہومیو پیتھک ادویات کے دیدہ زیب بریف کیس (دام مناسب) دستیاب ہیں-

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل ربوہ فون آفس 213156 فون کلینک 771

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا ہے جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے- اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے- حکماء اور ڈاکٹرز اپنی پریکٹس میں گارنٹی کے ساتھ استعمال کرواسکتے ہیں- فی ڈبی (10 یوم کی دوا) -/30 روپے ڈاک خرچ 30 روپے پریکٹس کیلئے بڑی پیکنگ خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہے- تیار کردہ

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گول بازار ربوہ فون 212434-211434

ہر قسم کی کڑھائی' نیز نلکی' بٹن دھاگہ سامان زری اور لیسوں کی مکمل ورائٹی کیلئے تشریف لائیں

ھبہ بوتیک ریلوے روڈ ربوہ فون نمبر 211638

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض

مشہور دواخانہ

مطب حمید

کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

☆ ہر ماہ 7-6 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ-

کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎ 212755-212855

☆ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی ☎ 4415845

☆ ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎ 214338

☆ کرسچین ٹاؤن نزد کورنگی لین ڈپو مین کورنگی روڈ کراچی

☆ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502

☆ ہر ماہ 5-4-3 تاریخ عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد- 041-638719

☆ ہر ماہ 23-22-21 تاریخ ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 0691-2612

باقی دنوں میں مشورہ کے خواہش مند اس جگہ تشریف لائیں

مطب حمید

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ

☎ 291024 FAX:219065

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61